سوال

اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دے دے اور اسے علم نہ ہو کہ بیوی حیض کی حالت میں تھی یا نہیں، اور طلاق کے بعد بیوی اسے کہے وہ تو طلاق کے وقت حائضہ تھی تو کیا عورت کی بات مانی جائیگی یا نہیں ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

اول :

سوال نمبر (72417) کے جواب میں حائضہ عورت کو طلاق واقع ہونے یا نہ ہونے میں علماء کرام کا اختلاف بیان ہوچکا ہے، اور صحیح یہی ہے کہ حیض کی حالت میں طلاق واقع نہیں ہوتی

دوم :

حیض شروع ہونے اور ختم ہونے میں عورت کی بات تسلیم کی جائیگی، اور اس طرح کے دوسرے مسائل جب پر مرد مطلع نہیں ہوتے؛ کیونکہ اس مسئلہ میں عورت امین ہے

امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" سفیان بن عمرو بن دینار نے ہمیں عبید بن عمیر سے خبر دی کہ ان کا قول ہے :

" اپنی شرمگاہ پر عورت امین ہے " انتہی

دیکھیں : الام (225/5).

اس سلسلہ میں عورت کی بات قبول کرنے پر درج ذیل فرمان باری تعالی بھی دلالت کرتا ہے :

اور ان عورتوں کے لیے حلال نہیں کہ اللہ تعالی نے ان کے رحموں میں جو پیدا کیا ہے اسے چھپائیں، اگر وہ اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہیں البقرۃ (228).

جصاص رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" جب اللہ سبحانہ و تعالی نے عورت کو چھپانے کر نہ رکھنے کی وعظ و نصیحت کی ہے تو یہ اس کی دلیل ہے کہ حیض ہونے یا نہ ہونے میں بھی اس کی بات قبول کی جائیگی، اور اسی طرح حمل ہونے میں بھی؛ کیونکہ یہ دونوں اس میں شامل ہوتی ہیں جو اللہ سبحانہ و تعالی نے ان کے رحم میں پیدا کیا ہے

اور اگر اس میں عورت کا قول قبول نہ ہوتا تو اسے چھپا کر نہ رکھنے کا وعظ نہ کیا جاتا، اس سے یہ ثابت ہوا کہ جب عورت کہے کہ : " مجھے حیض ہے " تو خاوند کے لیے اس سے وطئ و جماع کرنا حلال نہیں، اور اگر وہ کہتی ہے کہ : " وہ پاک ہو چکی ہے " تو اس کے لیے اس سے وطئ و جماع کرنا حلال ہوچکا ہے

ہمارے اصحاب کا یہی کہنا ہے کہ جب عورت کو کوئی شخص کہے کہ : اگر تجھے حیض آیا ہے تو تجھے طلاق ، تو عورت کہنے لگی : مجھے حیض ہے تو اسے طلاق ہو جائیگی اور اس کا قول بطور دلیل ہوگا " انتہی

دیکھیں : احکام القرآن (506/1).

سعدی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" اس میں دلیل پائی جاتی ہے کہ عورت کی اس معاملہ کے متعلق بات قبول کی جائیگی جس پر کوئی اور مطلع نہیں ہو سکتا ، مثلا حمل اور حیض وغیرہ " انتہی

دیکھیں : تفسیر السعدی (102).

اور " معین الاحکام " میں درج ہے :

" اکیلی عورت کے قول کے مطابق فیصلہ کرنے میں یہ ہے کہ ان اشیاء میں جن پر عورتوں کے علاوہ کوئی اور مطلع نہیں ہو سکتا مثلا ولادت ، کنوارہ پن ، اور ثیب ہونا ، حیض ، حمل اور حمل کا ساقط ہونا ، استھلال ، اور آزاد عورتوں اور لونڈیوں کے عیوب وغیرہ ، اور ہر وہ چیز جوان کے لباس کے نیچے ہے ، اس کی وجہ یہ ہے کہ جب ان معاملات میں مرد حاضر نہیں ہو سکتے اور نہ ہی وہ اس پر مطلع ہو سکتے ہیں ، تو پھر اس میں عورتوں کو ہی ضرورت کے وقت مرد کے قائم مقام بنایا جائیگا " انتہی

دیکھیں : معین الاحکام صفحہ (95).

اس میں عورت کے قول کو قبول کرنے کی شرط یہ ہے کہ عورت اس وقت میں حیض آنے کا ختم ہونے کا دعوی کرے جس میں یہ ممکن تھا ، لیکن اگر وہ ایسے وقت میں دعوی کرتی ہے جس میں حیض آنا یا ختم ہونا ممکن نہ تھا تو پھر عورت کا قول قبول نہیں ہوگا

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" عورت کی عدت کے بارہ میں عورت سے رجوع کیا جا ئیگا اور اسکی بات پر عمل ہوگا ، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اوران عورتوں کےلیے حلال نہیں کہ اللہ نے ان کے رحموں میں جو پیدا کیا ہے اسے چھپائیں .

اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے عورت کا قول معتبر شمار کیا ہے ؛ اور اگر اس کا قول معتبر نہ ہوتا تو پھر عورت کے چھپانے کی کوئی قدر وقیمت نہ ہوتی ؛ اس لیے اگر عورت یہ دعوی کرے کہ اس کی عدت گزر چکی ہے ، اور یہ دعوی اس عرصہ میں ہو جب یہ ممکن ہو تو اس کی تصدیق کی جائیگی ؛ اور وہ اس پر امین ہے

لیکن اگر اس نے دعوی ایسے وقت کیا کہ اس کی عدت گزر چکی ہے جس میں یہ ممکن نہ تھی تو اس کا قول مردود ہے تسلیم نہیں کیا جائیگا ، کیونکہ دعوی کی سماعت کی شروط میں یہ شامل ہے کہ وہ ممکن ہو ؛ اور مستحیل دعوی بالکل اصل میں سنا ہی نہیں جائیگا " انتہی

دیکھیں : تفسیر سورۃ البقرۃ (102).

مزید آپ المغنی (158/7) اور الفواکہ الدوانی (34/2) کا بھی مطالعہ کریں

واللہ اعلم .

75306